مِرے بچو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے

تخیل کے کبوتر جب کبھی پرواز کرتے ہیں
پلٹنے پر عیاں انمول سے کچھ راز کرتے ہیں

مِرے بچو کبھی مَیں بھی یہاں اِک طفلِ مکتب تھا
چمن کتنا دگرگوں ہے مجھے ادراک ہی کب تھا

مِرے اُستاد مجھکو بھی 'سب اچھا ہے' پڑھاتے تھے
مِرے دم سے یہ دنیا ہے یہی مژدہ سناتے تھے

وہ کہتے تھے کہ سب اغیار ہی مکار ہوتے ہیں
فقط ہم ہیں کہ جو سچائی کا معیار ہوتے ہیں

مگر دنیا کو جب دیکھا تو منظر اور ہی نکلا
زمیں کچھ اور ہی نکلی سمندر اور ہی نکلا

سو اب تم سے بیاں یہ صورتِ حالات کرنی ہے
مِرے بچو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے

تو اَے بچو ہمارے پاس اب مہلت نہیں باقی
اگر رندوں میں غفلت ہو تو اِسکا کیا کرے ساقی

ہمیں ماضی کی عظمت کے فسانے چھوڑنے ہونگے
خودی اور خودپسندی کے ترانے چھوڑنے ہونگے

ہمیں اپنی اناؤں کے قلعے تسخیر کرنے ہیں
متاعِ عاجزی سے آشیاں تعمیر کرنے ہیں

پرائے علم و دانش کی ہمیں تعظیم کرنی ہے
ہماری اپنی کوتاہی ہمیں تسلیم کرنی ہے

ہمیں اِس گھر کو تعلیم و ترقی سے سجانا ہے
گلوں کی آبیاری سے چمن دلکش بنانا ہے

تن آسانی کو محنت سے ہمیشہ بعد رکھنا ہے
ہمیں خرگوش اور کچھوے کا قصہ یاد رکھنا ہے

ہمیں بھی ایک دن تسخیرِ کائنات کرنی ہے
مِرے بچو مجھے تم سے ابھی کچھ بات کرنی ہے

یہ کہنا ہے کہ اب جنگوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
فزُوں ایماں نہیں ہوتا نگُوں باطل نہیں ہوتا

سو اب نفرت کدورت کی زبانوں کو نہیں سننا
ہمیں سازش کی جھوٹی داستانوں کو نہیں سننا

ہمیں کرنی نہیں شاہین اور شمشیر کی باتیں
اگر کرنی ہیں تو محنت کی اور تدبیر کی باتیں

ہمیں اپنے دِلوں کو اس طرح سے صاف کرنا ہے
کہ ذاتی مصلحت سے ماورا انصاف کرنا ہے

رواداری کو اپنانا تعصب چھوڑ دینا ہے
ہمیں اپنے رویوں کو سِرے سے موڑ دینا ہے

ہمیں اپنے پڑوسی سے مراسم ٹھیک کرنے ہیں
جنہیں ہم دُور کر بیٹھے وہ پھر نزدیک کرنے ہیں

سفر دھیما نظر چوکس روش محتاط کرنی ہے
مِرے بچو مجھے تم سے ابھی کچھ بات کرنی ہے

Faqeer Sein

محبت کے ثمر والے شجر پھر سے اُگانے ہیں
ہمیں غربت کے گہرے گھاؤ پر مرہم لگانے ہیں

ہمیں رشوت سفارش کے شکنجے سے نکلنا ہے
ہمیں دہشت کے اِس خونخوار پنجے سے نکلنا ہے

یہ دھرتی ماں ہے اور ماں کی سکت محدُود ہوتی ہے
جو آبادی کے پھیلاؤ تلے مفقود ہوتی ہے

وسائل کے مطابق ہی ہمیں تعداد کرنی ہے
تو گویا ایک دو تک ہی فقط اولاد کرنی ہے

تحمل اور تدبر سے جہالت مات کرنی ہے
چمن سے ختم اب یہ کثرتِ آفات کرنی ہے

نہ شب کو دن بتانا تھا نہ دن کی رات کرنی تھی
نہ کرنا تھا کوئی احساں نہ کچھ خیرات کرنی تھی

یہی تھوڑی بہت آگاہیٔ حالات کرنی تھی
مِرے بچو مجھے تم سے بس اتنی بات کرنی تھی

Faqeer Sein